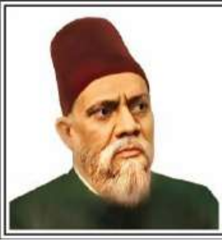

سبق نمبر: 3 کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ

● مصنف : ڈپٹی نذیر احمد ● صنف : نثر ● ماخذ : توبۃ النصوح

حالات زندگی:

مولوی نذیر احمد ضلع بجنور (یو۔ پی بھارت) میں ۱۸۳۱ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد مولوی سعادت علی سے ہی حاصل کی لیکن بعد میں مولوی عبد الخالق کے حلقہ درس میں شامل ہو گئے۔ کچھ عرصے بعد دلی کالج میں داخلہ لیا اور وہاں سے عربی، فلسفہ اور ریاضی کی تعلیم حاصل کر کے مدرس کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا اور ترقی کر کے انسپکٹر مدارس مقرر ہو گئے۔ ۱۸۶۱ء میں انڈین پینل کوڈ کے ترجمے کی وجہ سے پہلے تحصیل دار اور پھر افسر بندوبست بند گئے۔ اس کے بعد ریاست حیدر آباد چلے گئے جہاں ممبر بورڈ آف ریونیو کی حیثیت سے خدمات سر انجام دیں۔

علمی و ادبی خدمات:

مولوی نذیر احمد کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ ادبی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ انھوں نے ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی تصنیف و تالیف کے لیے وقف کر دی۔ ۱۸۹۷ء میں آپ کو "شمس العلماء" کا خطاب عطا کیا گیا۔ مولوی نذیر احمد کو اُردو کا پہلا ناول نگار کہا جاتا ہے کیوں کہ ان کی تحریروں میں اردو ناول کا نقش اول موجود ہے۔ آپ کو دلی کی صاف اور بامحاورہ زبان خاص طور پر دلی کی خواتین کی روز مرہ زبان کے استعمال پر دست رس حاصل تھی۔ آپ کو کہانی بیان کرنے اور کردار نگاری میں ملکہ حاصل تھا۔ آپ کے بیشتر کردار اسم با مسمیٰ ہیں یعنی جیسا نام ہے ویسی ہی شخصی خوبیاں بھی کردار میں موجود ہیں۔ اصلاح، سبق آموزی، آپ کی تحریروں کا نمایاں پہلو ہے۔ آپ کا انداز معلمانہ ہے زبان سادہ اور رواں ہے کرداروں کا انتخاب بہت مہارت سے کرتے ہیں۔

تصانیف:

مرآۃ العروس، توبۃ النصوح، رویائے صادقہ، بنات النعش اور ابن الوقت اہم تصانیف ہیں۔ مولوی نذیر احمد نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی کیا۔

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شدہ شدہ	آہستہ آہستہ	گاڑھی چھننا	گہری دوستی ہونا۔
یک جان دو قالب	گہرے دوست	بلا ناغہ	بغیر کسی وقفے کے ،روزانہ
جماعہ دار	فوجی افسر	ترکہ	وراثت ،جائیداد
محل سرا	محل کے کمرے، زنان خانہ	دیوان خانہ	ڈرائنگ روم، مہمانوں کو ٹھہرانے کا مقام
ڈیوڑھی	محل کا صدر دروازہ، صدر دروازے کا کمرہ	کواڑ	دروازہ
جانشین	وارث ،بڑا بیٹا	موا	مردہ ،بے مراد
اپنے تئیں	اپنی طرف سے	کرنجی آنکھیں	نیلی آنکھیں
دبلا ڈیل	دبلی پتلی جسامت	پچھواڑے	پچھلی گلی
اپلوں	گوبر کی تھاپیاں	ننگ دھڑنگ	ننگا
جانگیہ	ستر ڈھانپنے والا جامہ	ہم رکاب	ساتھ
مسجد ضرار	وہ مسجد جو منافقین نے مدینہ میں فتنے کے طور پہ تعمیر کی تھی اور جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم کے مطابق گرا دیا تھا۔	وحشت ناک	پر ہیبت،ڈرانے والی
تسبیح بے ہنگام	بے وقت کا ورد، یہاں مراد چمگادڑوں کا شور	بیٹ	پرندوں کی غلاظت

بہ جائے	کی جگہ	کھرنجے کا فرش	اینٹویاپتھر کا فرش لیکن یہاں مراد چمگادڑ کی بیٹ کی وجہ سے وہاں ایک فرش بن چکا تھا
بطور دفع دخل مقدر	اعتراض کرنے سے قبل ہی کسی بات کی وجہ بیان کر دینا یا کوئی بہانہ بنا دینا۔	خفقان	دل کا تیزی کے ساتھ دھڑکنا
عارضہ	بیماری	قلب	دل
روگ	بیماری، تکلیف	غشی	بے ہوشی
بندہ نوازی	مہربانی ،عنایت	اصرار	ضد،بار بار کہنا
نیت	ارادہ،سوچ	شب	رات
استراحت	آرام	علالت	بیماری، تکلیف
اشتداد	شدت	حوض	تالاب
گنج	خزانہ	کٹڑے	چھوٹا سا احاطہ، کوچہ
ملک	ملکیت، مالک ہونا	متنفس	جاندار ،انسان
متصرف	خرچ کرنا، استعمال کرنا	جاہ و حشمت	شان و شوکت
شمہ	تھوڑی سی مقدار	میری نسبت	میرے بارے میں
سخن سازی	گفتگو	احتمال	اندیشہ، شک
تعجب	حیرانی	صحبت	ملاقات، محفل
مرحوم	مرا ہوا	مغفور	بخشا ہوا
متبنیٰ کیا ہوا	گود لینا، کسی کو اپنا بیٹا بنانا۔	روسا	رئیس کی جمع سردار، امیر
رخنہ اندازیاں	رکاوٹ ڈالنا	بکھیڑے	جھگڑے
ناملائم	سخت، ناگوار	کنارہ کش ہونا	الگ ہو جانا
واویلا	شور،مشورہ، بات چیت	استقلال مزاج	طبیعت کا پختہ ہونا، سنجیدگی
بے بہرہ	محروم، بدنصیب	حمیت	شرم ،لحاظ ،حیا
تیمارداری کرنا	بیمار کا حال احوال دریافت کرنا، بیمار کی خدمت کرنا	تاریکی	اندھیرا
مہتاب	سورج	طیش	غصہ
منتظر	انتظار کرنا	غایت	بہت زیادہ
قصدا	ارادے کے طور پہ	متعرض	پوچھنا ،دریافت کرنا
انتڑیوں کا قل ھو اللہ پڑھنا	بہت زیادہ بھوک لگے ہو نا	باسی	بچا ہوا کھانا،بدبودار کھانا
فاقہ	بھوک کی حالت	دیو اشتہا کو زیر کرنا	بھوک برداشت کرنا
بھڑ بھونجے	اناج	خستہ	نرم

چشم زدن	فوری طور پر، تھوڑی دیر بعد	روبرو	سامنے
سوندھی سوندھی	مزیدار	خس	سوکھی گھاس
خاصے	امرا کا کھانا	سڈول	خوبصورت،خوش ذائقہ
مذکور	ذکر	چرب زبانی	خوشامد،چالاکی
کثیف	میلا کچیلا	متغیر	بدلنا
خلوت خانہ	خواب گاہ،سونے کی جگہ	ایوان نعمت	نعمتوں سے بھرا ہوا گھر
مونس	ہمدرد	خدمت گار	خدمت کرنے والا، نوکر چاکر
گنہ گار	بد کار، سیاہ کار	قفس	پنجرہ
مرغ نو	نیا پرندہ	تنبیہ کرنا	خبردار کرنا
افعال	فعل کی جمع، کام	گجر دم	صبح سویرے
ہجو	برائی	مثنوی	شاعری کی ایک قسم
عیار	چالاک	منفک	جدا کیا گیا، الگ کیا گیا
چنپت ہونا	بھاگ جانا	سیروں	بہت زیادہ
بھبھوت	راکھ، میل	ضماد	لیپ
قلب ماہیت	حالت کا تبدیل ہونا	بھتنا	بھوت، جن
زینے	سیڑھیاں	ہیئت کذائی	عجیب و غریب شکل و صورت
بہ ہزار مصیبت	بہت مشکل کے ساتھ	نشیمن	گھونسلا، مسکن
قطب صاحب	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار	چکرایا	پریشان ہونا
متامل	حیران ،پریشان	حقوق معرفت	جان پہچان
زبردست کا ٹھینگہ	چار وناچار طاقتور کی بات ماننا	کوتوالی	تھانہ، پولیس سٹیشن
حسب نسب	خاندانی پس منظر	جھینپتا تھا	شرمندہ ہونا
ابتر	بری	سنگین	سخت
شعر گوئی	شعر کہنا	افکار تازہ	نیا کلام، تازہ شاعری
فرزند	بیٹا		

سبق کا خلاصہ:

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

خلاصہ:

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی دہلوی "توبتہ النصوح" کے اس حصے میں بیان کرتے ہیں کہ جب کلیم بار بار مرزا کا نام لے کر پکار رہا تھا تو دو لونڈیاں باہر آئیں۔ تو کلیم نے ان سے مرزا کو باہر بھیجنے کا کہا۔ لونڈی نے کہا یہاں پہ کوئی مرزا ظاہر دار بیگ نہیں رہتا۔ کلیم نے کہا کہ یہ جمعدار صاحب کا محل نہیں؟ جب اس لونڈی کلیم نے مرزا کا حلیہ بتایا تو کلیم نے اقرار کیا۔ لونڈی نے اس کو کہا کہ اس محل کے پچھواڑے میں چلے جائیں وہاں اپلوں کی ٹال کے برابر ایک چھوٹا سا مکان ہے وہاں وہ رہتا ہے۔ کلیم نے وہاں جا کر آواز دی تو مرزا صاحب عجیب حلیے میں باہر آئے۔ کلیم نے کہا میرا تو آج آپ کے پاس رات گزارنے کا ارادہ ہے۔ تو مرزا اس کو قریب ایک مسجد میں لے گئے۔ بڑی عجیب اور وحشت ناک سی

مسجد تھی۔ بے شمار چمگادڑیں تھی۔ مرزا کے انتظار میں کلیم کو اس مسجد میں ٹھہرنا پڑا۔ جب کافی دیر بعد مرزا ظاہر دار بیگ آئے تو کلیم سے کہنے لگے کہ میری اہلیہ علیل ہیں اور مرزا سے کہنے لگا کہ اب میں ادھر ہی تمہارے پاس ہی رہنے کو آیا ہوں۔ مرزا نے کہا کہ آپ رات اسی مسجد میں گزاریں، میں بستر بھجواتا ہوں۔ جب کلیم نے کہا کہ تم تو اپنے آپ کو جمعدار صاحب کا بیٹا بتاتے تھے۔ ان کی تمام جائیداد کا مالک بتاتے تھے۔ تمہارے پاس مجھے ٹھہرانے کے لیے یہی جگہ میسر ہے۔ تو مرزا ظاہر دار بیگ نے دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ دراصل جمعدار صاحب نے مجھے متبنیٰ بنایا تھا۔ ان کے انتقال کے بعد خاندان میں جھگڑے شروع ہوئے تو میں اس وجہ سے اس محل سے کنارہ کش ہو گیا۔ کلیم نے کہا کہ آپ نے اس کا کبھی ذکر نہیں کیا تو مرزا ظاہر دار بیگ نے کہا کہ میری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ میں اپنے گھر کے معاملات کسی اور کو بتاؤں۔ مرزا جانے لگا تو کلیم نے اس کو کہا کہ بستر کے ساتھ ایک چراغ بھی بھیج دیں۔ یہاں پہ بہت تاریکی ہے۔ مرزا کہنے لگا کہ یہاں پہ ابابیل کثرت سے ہیں۔ روشنی دیکھ کر گریں گی۔ کلیم جب گھر سے جھگڑ کر نکلا تھا تو سخت غصے کی وجہ سے کھانا بھی نہ کھایا۔ کلیم نے اپنے کھانا نہ کھانے کے بارے میں بتایا۔ لیکن بھوک برداشت کرنا بہت مشکل کام ہے تو اس نے چھدامی بھڑ بھونجے سے گرم گرم خستہ چنوں کی دال بنوانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چنے بنوالائے اور ان چنوں کی بے جا تعریف بیان کرنا شروع کر دی ۔ گھر جاکر ایک میلہ کچیلا سا تکیہ اور دری کلیم کے سونے کے لیے مرزا نے بھجوادی۔ کھانا نہ کھانے اور وحشت ناک ماحول کی وجہ سے اس کو نیند نہیں آرہی تھی۔ اس نے ایک قصیدہ مسجد کی ہجو میں تیار کیا۔ ایک مثنوی مرزا کی شان میں لکھی۔ کلیم کی جب آنکھ لگی تو محلے کا کوئی چور اچکا کلیم کی ٹوپی، جوتی رومال، چھڑی، تکیہ وغیرہ چرا کر لے گیا۔ جب کلیم اٹھا تو دن اچھا خاصا چڑھ آیا تھا۔ کروٹ بدلنے کی وجہ سے گرد کا بھبھوت اور بیٹ کا ضماد اس کے بدن پر تھپا ہوا تھا۔ مرزا کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔ صبر کر کے بیٹھا ہوا کہ کوئی آئے تو مرزا کو بلواؤں اسی اثنا میں ایک لڑکا کھیلتا اس مسجد کی طرف آیا۔ لیکن کلیم کی حالت دیکھ کر خوفزدہ ہو کر بھاگ گیا۔ نہ چاہتے ہوئے کلیم کو دوسری شام بھی فاقے سے وہیں پہ گزارنی پڑی۔ شام ہوتے ہی مرزا کے مکان پر گئے مرزا کے بارے میں پوچھا تو آگے سے جواب ملا کہ وہ تو قطب صاحب حاضری دینے کے لیے گئے ہیں۔ کلیم نے اپنا تعارف کروانے کے بعد منہ ہاتھ دھونے کو پانی مانگا اور مرزا کی جوتی ٹوپی مانگی تا کہ وہ چلنے پھرنے قابل ہو جائے۔ اندر سے جب اس کی اس کے تعارف کرانے کے باوجود اس کی پہچان نہ ہوئی، تو کلیم نے بتایا کہ میں رات کو مرزا کا مہمان تھا۔ تو گھر والوں نے پوچھا کہ وہ دری اور تکیہ جو آپ کو بھجوایا تھا وہ کدھر ہے؟ دری اور تکیے کے نام سن کر کلیم بہت پریشان ہوا اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ بھاگنے کی دیر تھی کہ پیچھے سے چور چور کی صدا لگی۔ پکڑنے والے کو کلیم نے اپنا مرزا سے تعلق بہت بتایا۔ لیکن اس کو پکڑ کر کوتوالی کے پاس لے جایا گیا۔ کوتوالی نے نے سرسری انداز میں دونوں کا بیان سنا۔ کلیم سے اس کا حسب نسب پوچھا۔ نہ چاہتے ہوئے کلیم کو اپنا میاں نصوح کا بیٹا بتانا پڑا۔ لیکن اس کی حالت ایسی تھی کہ کوتوالی کو یقین نہیں آ رہا تھا، کہ یہ میاں نصوح کا بیٹا ہے جو کہ اس علاقے کا مشہور و معروف آدمی ہے ویسے بھی کلیم خود بھی ایک شاعر مشہور ہو چکے تھے۔ جب کوتوالی نے ان کو حوالات میں بند کرنے کا کہا تو کلیم نے روتے ہوئے ان سے گزارش کی اور اپنا تازہ کلام ان کو سنایا۔ کوتوالی نے اتنی رعایت دی کہ دو سپاہی کلیم کے ساتھ کیے جو میاں نصوح کے پاس اس کو لے کر جائیں اور اس کی شناخت کے بارے میں جانچ کریں۔

اقتباسات کی تشریحات

(۱)

نثر پارہ:

کلیم میں جو مسجد میں آکر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کلیم مایوس ہو چکا تھا۔

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

ماخذ: توبۃ النصوح

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
مسجد ضرار	تو مسجد جو منافقین نے مدینے میں فتنے کے طور پہ تعمیر کی تھی اور جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کے مطابق گرا دیا تھا۔ اس سبق میں ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے اس مسجد سے تشبیہ دی جس میں کلیم نے قیام کیا۔

وحشت ناک	پر ہیبت، ڈرانے والی
تسبیح بے ہنگام	بے وقت کا ورد، یہاں مراد چمگادڑوں کا شور
کھڑنجے کا فرش	اینٹوں یا پتھر کا فرش لیکن یہاں مراد چمگادڑوں کی بیٹ کی وجہ سے وہاں ایک فرش بن چکا تھا۔

تشریح:۔

تشریح طلب پیراگراف سبق کے تقریباً آغاز سے لیا گیا ہے۔ اس سبق میں ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے اولاد کی تربیت کا سبق دینے کی کوشش کی ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کا شمار اردو کے اولین ناول نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کے ناولوں کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں اردو ادب کی بھرپور چاشنی ملتی ہے۔ کلیم نصوح کا بیٹا ہے اور وہ کسی وجہ سے اپنے باپ سے ناراض ہو کر اپنے ایک دوست کے ہاں چلا جاتا ہے۔ جو کہ دراصل خود غرض اور شیخی باز انسان ہے۔ حقیقت میں ایک غریب اور لاچار انسان ہے لیکن اس نے کلیم کو بتایا ہوتا ہے کہ وہ جمعدار صاحب کا بیٹا ہے۔ جمعدار کا تمام تر ترکہ اس کی ملکیت ہے۔ لیکن کلیم جب اس سے رات ٹھہرنے کی گزارش کرتا ہے تو وہ اسے ایک عجیب و غریب مسجد میں ٹھہراتا ہے۔ مانگنے پر بڑا میلا سا بستر دیتا ہے۔ کلیم مسجد میں رہا لیکن اس کا سامان اور لباس وغیرہ وہاں سے چوری ہو گیا۔ جب کلیم ظاہر دار بیگ کے گھر سے اس کا پتہ معلوم کرنے گیا، تو گھر والوں نے جب بستر کا سوال کیا تو بیچارہ اس وجہ سے پھنس جاتا ہے۔ اور اس کو کوتوالی کے جایا جاتا ہے۔ جب کوتوال کے سامنے اپنے اپ کو میاں نصوح کا بیٹا بتاتا ہے تو اس کی حالت دیکھ کر کوتوالی ماننے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس پیراگراف میں مصنف یہ بتا رہے ہیں کہ کلیم جب مرزا کے پاس گھر گیا تو مرزا کا گھر انتہائی خستہ حال اور بدحال تھا۔ اس لیے اس کو ایک چھوٹی سی مسجد میں لے گیا۔ کلیم نے جو مسجد میں آکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک بہت ہی پرانی سی، چھوٹی سی مسجد ہے۔ ایسی وحشت ناک، ویران ہے جیسا کہ مسجد ضرار ہو جس کو جلا دیا گیا ہو۔ نہ وہاں پر کوئی حافظ قران تھا، نہ امام تھا، نہ مقتدی نہ کوئی علم دین حاصل کرنے کے طالبعلم تھا، اور نہ ہی رات گزارنے کے لیے وہاں کوئی مسافر موجود تھا۔ البتہ بے شمار چمگادڑوں کا وہاں پر بسیرا تھا۔ ان کے پر پھڑ پھڑانے کی وجہ سے ایک عجیب ہنگامہ اور شور برپا ہو رہا تھا، کہ اس شور سے کان کے پردے پھٹے جا رہے تھے۔ فرش پر اس قدر چمگادڑوں اور ابابیلوں کی بیٹ پڑی ہوئی تھی کہ اینٹوں اور پتھر کا فرش اس بیٹ کے نیچے چھپ گیا تھا۔ مرزا ظاہر دابیگ کے انتظار میں کلیم کو مجبوری سے اس مسجد میں ٹھہرنا پڑا۔ مرزا جب آئے۔ تب تک کلیم اس کی آمد سے مایوس ہو چکا تھا اور اس کو دل میں برا بھلا کہہ رہا تھا۔

(۲)

نثر پارہ:

لیکن آپ نے اس کا تذکرہ بھی نہیں کیا۔-------------------------------------گرمی کے دن ہیں پروانے بہت جمع ہو جائیں گے

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

ماخذ: توبۃ النصوح

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
استقلال مزاج	طبیعت کا پختہ ہونا
بے بہرہ	محروم، بدنصیب
تیمارداری	بیمار کی خدمت کرنا
بچھونا	سونے کا بستر

تشریح:۔

تشریح طلب پیراگراف سبق کے تقریبا درمیان سے لیا گیا ہے۔اس سبق میں ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے میں اس ناول کے ذریعے خاندانی تربیت پر خصوصی توجہ کی ضرورت پر زور دیا ہے یہ دراصل ڈپٹی زیر احمد دہلوی کا ایک ناول ہے جس میں انہوں نے ایک باپ جس کا نام نصوح ہے اور ایک کلیم جو کہ اس کا بیٹا ہے اور خاندان کے بقیہ افراد کے آپس کے تعلقات اور خاندان کے مسائل کا ذکر بڑے اچھے انداز میں کیا ہے ان کو شمار اردو کے اولین ناول نگاروں میں ہوتا ہے اور انہوں نے اپنے ناولوں کے ذریعے اردو ادب میں انقلاب پیدا کیا اور اس وقت مسلم معاشرے میں پائے جانے والے مسائل

کی نشاندہی کی ہے۔۔اس سبق میں کلیم نصوح کا بیٹا ہے اور وہ کسی وجہ سے اپنے باپ نصوح سے ناراض ہو کر اپنے ایک دوست جو دراصل ایک خود غرض اور شیخی باز انسان ہے۔حقیقت میں وہ انتہائی غریب اور لاچار سا انسان ہے۔لیکن اس نے کلیم کو بتایا ہوتا ہے کہ وہ جماعہ دار کا بیٹا ہے اور جماعہ دار کا تمام تر ترکہ اس کی ملکیت ہے۔لیکن کلیم جب اپنے والد صاحب سے کسی بات پر ناراض ہوتا ہے اور پناہ کے لئے مرزا ظاہر دار بیگ کے پاس پہنچ جاتا ہے مرزا ظاہر دار اس کو ایک مسجد میں ٹھہراتا ہے مسجد کی کیفیت ناگفتہ بہ ہے کھانے کے نام پراسے بھنے ہوئے چنے کھلا دیتا ہے۔پھر جب کلیم نے اسے بستر وغیرہ کے لیے گزارش کی تو میلے کچیلا سا بستر اس نے بھجوا دیا۔دو دن مسجد میں بیچارہ رہالیکن مسجد سے کچھ چور اس کا بستر اور ضروری لباس بھی وہاں سے چوری کر کے لے گئے کلیم مرزا ظاہر دار بیگ کے گھر اس کا پتہ معلوم کرنے جاتا ہے تو گھر والے اس سے بستر کا سوال کرتے ہیں اور اسی وجہ وہ بیچارہ کوتوالی پہنچ جاتا ہے وہاں پہ وہ جب یہ بتاتا ہے کہ میں نصوح کا بیٹا ہوں تھانےدار اس بات کو ماننے سے انکار کر دیتا ہے لیکن گزارش کرنے پر تھانے دار دو پولیس والے لے کر اس کے ساتھ بھجواتا ہے۔تاکہ اس بات کی تصدیق ہو کہ کلیم نصوح کا بیٹا ہے نصوح اپنے بیٹے کو پہچان لیتا ہے۔

کلیم کو بھی یہ بڑی اچھی طرح نصیحت حاصل ہو جاتی ہے کہ مرزا جیسے لوگ کسی کے خیر خواہ نہیں ہوتے۔اس پیراگراف میں مصنف بیان کر رہے ہیں کہ کلیم جو ابھی تک دھچکے میں ہے اس کو یقین نہیں ہو رہا کہ مرزا طاہر دار بیگ جو اتنی بڑی بڑی باتیں کیا کرتا تھا اور اپنے آپ کو جماعہ دار کا اکلوتا وارث بتایا کرتا تھا۔وہ مجھے کھانا تک کھلانے کا روادار نہیں ہے اور اس کے پاس ٹھہرانے کو بھی اچھی جگہ نہیں ہے۔مرزا ظاہر دار بیگ نے اس کو یہ جھوٹ بولا کہ دراصل جمعدار صاحب نے انہیں متبنیٰ کیا ہوا تھا۔لیکن اب وہ خاندان کے جھگڑوں کی وجہ سے اس حویلی سے اپنے آپ کو دور کیے ہوئے ہیں اور وہ ان معاملات میں دخل اندازی نہیں دیتا کلیم آگے سے جواب یہ دیتا ہے کہ کبھی اپ نے اس بات کا مجھ سے تذکرہ نہیں کیا مرزا ظاہر دار بیگ یہ کہتا ہے کہ اگر میں آپ سے اس بات کا ذکر کرتا تو میرا خیال ہے مجھے اپ انتہائی بے وقوف اور بے حیا انسان تصور کرتے کہ جو اپنے خاندان کے مسائل اور جھگڑے اپنے دوستوں سے بیان کرتا ہے اب آپ کو کھڑے رہنے میں تکلیف ہوتی ہے، اجازت دیجیے۔اپ یہاں پہ بیٹھیے میں گھر میں جا کے اپ کو بستر بھجواتا ہوں اور اپنی مریضہ کی تیارداری اس کی دیکھ بھال کروں۔کلیم بیان کرتا ہے خیر مجبوری ہے لیکن میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ پہلے مجھے چراغ بھجوا دیجئے۔یہاں سخت اندھیرا ہے اور میری طبیعت بہت گھبراتی ہے۔مرزا جواب دیتا ہے کہ چراغ تو بہت چھوٹی چیز ہے میرا تو خیال تھا میں لمپ روشن کر کے آپ کی خدمت کرتا لیکن گرمی کے دن ہیں اس چراغ کے گرد پروانے بہت جمع ہو جائیں گے۔آپ زیادہ پریشان ہوں گے اور اس مسجد میں بہت زیادہ ابابیلیں ہیں روشنی دیکھ کر وہ بھی گریں گی اور اپ کا بیٹھنا دشوار ہو جائے گا۔دراصل ایسا کچھ نہیں ہے مرزا ظاہر دار بیگ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے وہ جھوٹ بول رہا ہے اور کلیم اس کے جھوٹوں پر اعتماد کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں کر پا رہا۔

(۳)

نثر پارہ:

کلیم جب گھر سے نکلاتو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس بات سے متعرض نہ ہوا۔

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

ماخذ: توبۃ النصوح

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

معانی	الفاظ
غصہ	طیش
انتظار کرنے والا	منتظر
جان بوجھ کر۔ ارادے کے طور پر	قصداً
پوچھنا، دریافت کرنا	متعرض

تشریح:۔

تشریح طلب پیراگراف سبق کے درمیان سے لیا گیا ہے۔ اس سبق میں ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے اولاد کی تربیت کا سبق دینے کی کوشش کی ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کا شمار اردو کے اولین ناول نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کے ناولوں کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں اردو ادب کی بھرپور چاشنی ملتی ہے۔ کلیم نصوح کا بیٹا ہے اور وہ کسی وجہ سے اپنے باپ سے ناراض ہو کر اپنے ایک دوست کے ہاں چلا جاتا ہے۔ جو کہ دراصل خود غرض اور شیخی باز انسان ہے۔ حقیقت میں ایک غریب اور لاچار انسان ہے لیکن اس نے کلیم کو بتایا ہوتا ہے کہ وہ جمعدار صاحب کا بیٹا ہے۔ جمعدار کا تمام ترتر کہ اس کی ملکیت ہے۔ لیکن کلیم جب اس سے رات ٹھہرنے کی گزارش کرتا ہے تو وہ اسے ایک عجیب و غریب مسجد میں ٹھہراتا ہے۔ مانگنے پر بڑا میلا سا بستر دیتا ہے۔ کلیم مسجد میں رہا لیکن اس کا سامان اور لباس وغیرہ وہاں سے چوری ہو گیا۔ جب کلیم ظاہر دار بیگ کے گھر سے اس کا پتہ معلوم کرنے گیا، تو گھر والوں نے جب بستر کا سوال کیا تو بیچارہ اس وجہ سے پھنس جاتا ہے۔ اور اس کو کوتوالی کے جایا جاتا ہے۔ جب کوتوال کے سامنے اپنے اپ کو میاں نصوح کا بیٹا بتاتا ہے تو اس کی حالت دیکھ کر کوتوالی ماننے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس پیراگراف میں مصنف یہ بتا رہے ہیں۔ کہ کلیم جب اپنے والد صاحب سے لڑ کر گھر سے نکلا تو گھر میں کھانا تیار ہو چکا تھا۔ لیکن وہ اس قدر غصے اور جھنجلاہٹ میں تھا، کہ ضد اور انا کی وجہ سے اس نے کھانے کی بالکل بھی پرواہ نہ کی۔ بغیر کھائے گھر سے نکل گیا۔ جب وہ مرزا ظاہر دار بیگ کے پاس آیا ایک تو اس بات کا انتظار کر رہا تھا، کہ مرزا مجھ سے خود ہی کھانے کے بارے میں پوچھیں گے۔ تو میں بتا دوں گا کہ میں کھانا کھا کے نہیں آیا۔ اس لئے میرے لیے کھانے کا انتظام کرو۔ ویسے بھی کلیم کو اس بات کا اندازہ تھا کہ مرزا ضرور بضرور اس سے کھانے کے متعلق پوچھے گا۔ کیونکہ ایک تو وقت بھی کھانے کا تھا، دوسرا رات بھی ابھی زیادہ نہیں ہوئی تھی۔ مرزا کو کلیم نے بتا دیا تھا کہ وہ گھر سے لڑ کر آیا ہے تو مرزا کو اس بات کا اندازہ ہو جانا چاہیے تھا کہ وہ بھوکا ہے۔ تیسری بات دونوں میں انتہا درجے کی بے تکلفی تھی لیکن مرزا ظاہر دار بیگ جو کہ ایک شیخی باز اور دروغ گو انسان تھا۔ وہ صرف دوستوں سے کھانا جانتا تھا ان کو کھلانا نہیں جانتا تھا۔ وہ جان بوجھ کر اس معاملے کی طرف نہ آئے اور اس نے کھانے کے بارے میں کلیم سے دریافت نہ کیا۔ پھر چاروناچار کلیم کو خود ہی یہ بتانا پڑا کہ بھوک کے مارے اس کا بہت برا حال ہے۔ اس کے لیے کھانے کے بعد بندوبست کیا جائے۔ لیکن کھانے کے نام پر مرزا نے کلیم کو بھنے ہوئے چنوں پر ٹرخایا۔

(۴)

نثر پارہ:

کلیم یہ سن کر رو دیا اور کہا کہ میں وہی بد نصیب ہوں۔---------------------------------------تو چھوڑ دینا ورنہ واپس لا کر حوالات میں قید رکھنا

حوالہ متن:

سبق کا عنوان: کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

ماخذ: توبۃ النصوح

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
بد نصیب	بدبخت، بد قسمت
شہرہ	شہرت،۔ مشہور ہونا
افکار تازہ	۔ نیا کلام، تازہ شاعری
کوتوال	تھانے دار

تشریح:۔

تشریح طلب پیراگراف سبق کے اختتام سے لیا گیا ہے۔اس سبق میں ڈپٹی نذیر زیر میں دہلوی نے اولاد کو ایک خاص پیغام دیا ہے کہ ہمیں اپنے ارد گرد کے لوگوں سے ہمیشہ ایسے لوگوں کو ہی اپنا دوست بنانا چاہیے جو مخلص اور صادق ہوں۔ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کا شمار اردو کے اولین ناول نگاروں میں ہوتا ہے اور ان کے ناولوں خاصیت یہ ہے کہ اس میں اردو ادب کی بھرپور چاشنی ملتی ہے۔ان کے ناولوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی اردو زبان کو سیکھنا چاہتا ہے تو ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے ناولوں کا مطالعہ کرے اپنے ناولوں کے ذریعے انہوں نے مسلم معاشرے کی اصلاح کے بیڑا اٹھایا بالخصوص انہوں نے خاندانی مسائل کو پیش نظر رکھ کے ناول تحریر کیے اولاد کی تربیت، اولاد کی اصلاح، خاندانی جھگڑے اور مسلم معاشرے میں پائے جانے والی فضول قسم کی رسومات کو اپنے ناولوں کا موضوع بحث بنایا۔اس ناول میں بھی انہوں نے خاندان کے انہی مسائل کو لے کر بڑے احسن انداز سے نسل نو کو یہ پیغام دیا ہے کہ ہمیں اپنے والدین کے ہر حکم کو مقدم رکھنا چاہیے اور اپنے ارد گرد کے دوستوں کی شیخیوں کو دیکھتے ہوئے ان پر یقین نہیں کرنا چاہیے۔اس سبق میں کلیم نصوح کا بیٹا ہے اور وہ کسی وجہ سے اپنے باپ نصوح سے ناراض ہو کر اپنے ایک دوست جو کہ دراصل ایک خود غرض اور شیخی باز انسان ہے۔حقیقت میں وہ انتہائی غریب اور لاچار سا انسان ہے۔لیکن اس نے کلیم کو بتایا ہوتا ہے کہ وہ جماعہ دار کا بیٹا ہے اور جماعہ دار کا تمام تر ترکہ اس کی ملکیت ہے۔لیکن کلیم جب اپنے والد صاحب سے کسی بات پر ناراض ہوتا ہے اور پناہ کے لئے مرزا ظاہر دار بیگ کے پاس پہنچ جاتا ہے مرزا ظاہر دار اس کو ایک مسجد میں ٹھہراتا ہے مسجد کی کیفیت ناگفتہ بہ ہے۔کھانے کے نام پر اسے بھنے ہوئے چنے کھلا دیتا ہے۔پھر جب کلیم نے اسے بستر وغیرہ کے لیے گزارش کی تو میلا کچیلا سا بستر اس نے بجھوا دیا۔دو دن مسجد میں بیچارہ رہا لیکن مسجد سے کچھ چور اس کا بستر اور ضروری لباس بھی وہاں سے چوری کر کے لے گئے۔کلیم ،مرزا ظاہر دار بیگ کے گھر اس کا پتہ معلوم کرنے جاتا ہے تو گھر والے اس سے بستر کا سوال کرتے ہیں اور اسی وجہ وہ بیچارہ کوتوالی پہنچ جاتا ہے وہاں پہ وہ جب یہ بتاتا ہے کہ میں نصوح کا بیٹا ہوں تھانےدار اس بات کو ماننے سے انکار کر دیتا ہے لیکن گزارش کرنے پر تھانے دار دو پولیس والے لے کر اس کے ساتھ بجھواتا ہے۔تاکہ اس بات کی تصدیق ہو کہ کلیم نصوح کا بیٹا ہے نصوح اپنے بیٹے کو پہچان لیتا ہے۔

مصنف اس پیراگراف میں یہ بیان کر رہا ہے کہ جب کلیم مرزا ظاہر دار بیگ کا پتہ کرنے اس کے گھر جاتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے دری اور تکیے کا مطالبہ کرتے ہیں۔جو اس کو سونے کے لیے بجھوایا گیا تھا۔دری اور تکیہ تو رات کو چور لے گئے تھے مسجد سے۔اس لیے کلیم بہت چکرایا اور گھبراہٹ میں وہاں سے بھاگا۔گھر والوں نے بچے اس کے پیچھے لگوا دیے کہ چور ہے۔اسی اثنا میں یہ بیچارہ کوتوالی پہنچ جاتا ہے۔جب اس نے تھانے دار کو یہ بتایا کہ میں دراصل میاں نصوح کی اولاد ہوں۔لیکن اس کی اتنی بری حالت ہو چکی تھی اس کا لباس پراگندہ تھا توکوتوال اس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا ۔تھانےدار اس بات پر بضد تھا کہ اس کو رات کو حوالات میں گزارنا ہوگی۔کلیم نے جب یہ سنا کہ اس کو رات حوالات میں گزارنا ہوگی تو وہ رو پڑا اور کہنے لگا جی میں وہی بدقسمت اور بدبخت انسان ہوں کہ جس کے بارے میں آپ کہہ رہے ہیں کہ بہت بڑا شاعر ہے۔میری شعر گوئی کا جو شہرت ہے وہ آپ نے سنی ہے وہ بالکل حقیقت ہے اگر اپ کو میری اس بات کا یقین نہیں آ رہا تو میں اپنی تازہ شاعری اپ کو سنانا چاہوں گا ،جو کہ رات کو میں نے مسجد میں بیٹھ کے مرزا کی دھوکہ دہی کی شان میں لکھی ہے اور جو میں نے اس مسجد کے بارے میں اس کی کیفیت اس کے حالات کے بارے میں جو شاعری کی ہے۔ کلیم نے جب اپنا تازہ کلام مرزا ظاہر دار بیگ اور مسجد کے حالات کے بارے میں کوتوال صاحب کو سنایا تو کوتوال صاحب نے اس کو رعایت دے دی کہ دو سپاہی کلیم کے ساتھ کر دیے اور ان کو حکم دیا گیا کہ کلیم کو میاں نصوح کے پاس لے جائیں۔اگر تو میاں نصوح اس بات کا اقرار کر لے اس کو پہچان لے کہ یہ میرا ہی بیٹا ہے تو چھوڑ دینا اگر میاں نصوح اس کو نہ پہچانے کہ یہ میرا بیٹا نہیں ہے ،جھوٹ بول رہا ہے ،دھوکہ دہی کے لیے آپ اس کو میرے پاس لے کر آئے ہیں تو اس کو واپس لا کر حوالات میں قید کر دینا۔

مشقی سوالات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

55. مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو جس مسجد میں ٹھہرایا، وہ تھی:

(A) آباد اور پُر رونق (B) کشادہ اور خوشگوار (C) تنگ و تاریک (D) ویران اور وحشت ناک

56. مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو بتایا کہ آج اُن کی بیوی ہے شدید:

(A) علیل (B) غصّے میں (C) فکر مند (D) دباؤ میں

.57 مرزا ظاہر دار بیگ نے کہا کہ آپ کو میری نسبت سخن سازی کا احتمال ہونا ہے:

(A) سخت غصّے کی بات (B) سخت تعجّب کی بات (C) تشویش ناک بات (D) سخت حیرت بات

.58 مرزا ظاہر دار بیگ نے بھنے ہوئے چنے کلیم کو بتا کر کھلائے:

(A) لذیذ پراٹھے (B) مزے دار مٹھائی (C) گھی کی تلی دال (D) بیسنی روٹی

.59 مرزا ظاہر دار بیگ جو چنے لے کر آئے، وہ تھے:

(A) ایک مٹھی (B) دو تین مٹھی (C) ایک پاؤ (D) آدھ سیر

.60 کلیم کے پیچھے جو شخص بھاگا، اس کا نام تھا:

(A) مرزا ظاہر دار بیگ (B) مرزا زبر دست بیگ (C) مرزا طاقت ور بیگ (D) مرزا جان دار بیگ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

B	6	B	5	C	4	B	3	A	2	D	1

سوال نمبر 2: سبق "کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ" کے متن کے مطابق سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) سبق کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ ڈپٹی نذیر احمد کے کسی ناول سے مستعار ہے؟

جواب: <u>**ناول کا نام**</u>

سبق "کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ" ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے ناول توبتہ النصوح سے ماخوذ ہے۔

(ب) مرزا ظاہر دار بیگ کا مکان کہاں واقع تھا اور کیسا تھا۔؟

جواب: <u>**محل وقوع**</u>

مرزا ظاہر دار کا مکان جمعدار صاحب کے محل کے پچھواڑے اپلوں کی ٹال کے برابر واقع تھا ایک چھوٹا سا کچا اور خستہ سا مکان تھا۔

(ج) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو ایک رات کے لیے کس جگہ ٹھہرایا؟

جواب: <u>**قیام گاہ**</u>

مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو ایک مسجد میں ٹھہرایا جو پرانی چھوٹی سی مسجد تھی۔ بالکل مسجد ضرار کی طرف وحشت ناک اور ویران، نہ کوئی حافظ، نہ امام، نہ مقتدی نہ مسافر۔ ہزارہا چمگادڑیں اس میں رہتی ہیں۔ فرش پر چمگادروں اور ابابیلوں کی اس قدر بیٹ پڑی ہے کہ اینٹوں اور پتھر کا فرش بیٹ کے نیچے دب کے رہ گیا ہے۔ مرزا کے انتظار میں چاروناچار کلیم کو اسی مسجد میں ٹھہرنا پڑا۔

(د) مرزا ظاہر دار بیگ کلیم کو رات کا کھانا کس طور پر کھلایا؟

جواب: <u>**بھنے ہوئے چنے**</u>

کلیم غصے میں کھانا کھائے بغیر گھر سے نکلا تھا۔ جب اس نے مرزا سے کھانے کے بارے میں کہا تو مرزا نے چاروناچار چھدامی بھڑ بھونجے کے گرم گرم خستہ چنے بنوا لائے۔ ان چنوں کی جھوٹی موٹی تعریف کی۔ اپنی چرب زبانی سے چنوں کو گھی کی تلی دال بنا کر اپنے دوست کلیم کو کھلایا۔

(ہ) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو اپنے بارے میں کیا بتایا تھا اور وہ کیا نکلا؟

جواب: <u>**غلط بیانی**</u>

کلیم کو مرزا ظاہر دار بیگ نے اپنے تئیں جمعدار صاحب کا وارث بتایا تھا۔ اور یہ بتایا تھا کہ ہمارے ہاں دوہری محل سرائیں، متعدد دیوان خانے، کئی پائیں باغ ہیں۔ حوض، حمام، کٹرے، گنج، دکانیں اور سرائیں ان سب کا میں اکیلا وارث ہوں۔ لیکن در حقیقت اس نے یہ سب کلیم سے جھوٹ بولا تھا، شیخی ماری تھی وہ ایک انتہائی غریب اور دروغ گو انسان تھا۔ جو ایک خستہ اور کچے سے مکان میں رہا کرتا تھا۔

(و) جب مرزا زبردست بیگ کلیم کے پیچھے بھاگا تو کلیم کس حلیے میں تھا؟

جواب: **کلیم کا حلیہ**

جب مرزا زبردست بیگ تکیہ اور دری لینے کے لیے چور چور کی صدائیں لگاتے ہوئے کلیم کے بھاگے۔ کلیم بیچارے کا سر ننگا تھا، پاؤں میں جو تا نہ تھا۔ بدن پر کیچڑ تھپی ہوئی تھی۔ غرض اس کی حالت کسی بھوت یا سڑی جیسی تھی۔

اضافی سوالات

(ک) ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے اپنے ناولوں کے ذریعے سے کیا کام لیا؟

جواب: **معاشرتی اصلاح**

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے تمام ناول اصلاحی نوعیت کے ہیں۔ جن کے کرداروں کے ذریعے انہوں نے اچھائی برائی کا فرق واضح کیا۔۔ مسلمان اشراف گھرانوں کی معزز خواتین کی گھریلو زندگی کی عکس بندی بھی کی ہے اور ساتھ ان کی اصلاح کی کوشش بھی کی ہے۔

(گ) ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے ناولوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: **ناولوں کے نام**

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے متعدد اصلاحی ناول لکھے جن میں "میراۃ العروس" "بنات النعش"، "توبتہ النصوح"، "فسانہ مبتلا"، "ابن الوقت"، "رویائے صادقہ"، اور ایّامیٰ شامل ہیں۔

(ل) کلیم نے جب مرزا ظاہر دار بیگ سے پوچھا کہ آپ تو اپنے آپ کو جمعدار صاحب کا وارث بتاتے تھے۔ اور یہاں خستہ اور کچے مکان میں رہتے ہیں اس پر مرزا نے کیا جھوٹ بولا؟

جواب: **دروغ گوئی**

کلیم کے استفسار پر مرزا ظاہر دار بیگ نے یہ جھوٹ گھڑا کہ جمعدار صاحب نے مجھے اپنا متبنیٰ کیا تھا، اور اپنا جانشین کر مرے تھے۔ لیکن خاندان میں جھگڑے شروع ہو گئے اور میں ان بکھیڑوں سے بہت دور بھاگتا ہوں اس لیے میں اس وراثت سے الگ ہو گیا۔

(م) مرزا ظاہر دابیگ کے گھر والوں نے جب کلیم سے تکیے اور دری کے بارے میں پوچھا تو کلیم کے کیا حالت ہوئی۔؟

جواب: **کلیم کی پریشانی**

مرزا ظاہر دار بیگ کے گھر والوں نے جب کلیم سے تکیے اور دری کے بارے میں استفسار کیا تو کلیم بہت چکرایا اور جواب دینے میں متامل تھا۔ پریشانی کے عالم بیچارا بھاگ کھڑا ہوا جس کی وجہ سے مرزا زبردست بیگ چور چور کا نعرہ لگاتے اس کے پیچھے بھاگے۔

(ن) کوتوال کو کلیم کی صداقت پر کیسے یقین آیا؟

جواب: **شعر گوئی**

جب کلیم نے اپنے آپ کو میاں نصوح کا بیٹا بتایا تو کوتوال اس کی حالت دیکھ کر یقین کرنے کو تیار نہیں تھا۔ کوتوال نے کہا کہ وہ تو ایک بہت بڑے شاعر ہیں تو کلیم نے اپنا تازہ کلام کوتوال کو سنایا جو اس نے رات کو مسجد اور مرزا کے بارے میں لکھا تھا۔

سوال نمبر3: اعراب کی مدد سے ان الفاظ کا درست تلفظ واضح کریں۔

اپلوں، سوندھی، شمہ، متصرف، متنفس، خفقان، حشمت، متعرض، اشتداد، سخن سازی

جواب: **تلفظ**

اُپلوں، سُوندِھی، شِمّہ، مُتَصَرِف، مُتَنَفِّس، خَفَقان، حَشمت، مُتَعرِض، اِشتَداد، سُخَن سَازی

سوال نمبر4: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں۔

اپنے تئیں، قلب ماہیت، ہیئت کذائی، دیوا شتہا، اختلاج قلب، حقوق معرفت، مرغ نو گرفتار، سخن سازی، چار و ناچار، تسبیح بے ہنگام

جواب: **الفاظ کے معانی**

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی

اپنے تئیں	اپنی طرف سے	قلب ماہیت	حالت کا تبدیل ہونا
ہیئت کذائی	عجیب وغریب شکل وصورت	دیوا شتہا	شدید بھوک، بھوک کا جن
اختلاج قلب	دل کی غیر معمولی دھڑکن	حقوق معرفت	جان پہچان
مرغ نو گرفتار	نیا قید ہونے والا پرندہ	سخن سازی	باتیں بنانا
چار و ناچار	ناچاہتے ہوئے تسبیح بے	ہنگام	بے وقت کا شور

سوال نمبر5: درج ذیل میں سے لفظ منتخب کر کے سبق کے متن کے مطابق جملے مکمل کریں۔

بندہ نوازی، اپنے تئیں، علیل، ہم رکاب، سخن سازی، سڈول، ماہتاب، شمہ

جواب:

مکمل جملے

(الف) اپنے تئیں بہت بنائے سنوارے رہا کرتے ہیں۔

(ب) میں ذرا کپڑے پہن آؤں تو آپ کے ہم رکاب چلوں۔

(ج) بندے کے گھر میں کئی دن سے طبیعت علیل ہے

(د) یہ فرمایئے کہ اس وقت بندہ نوازی فرمانے کیا وجہ ہے۔

(ہ) میں جاہ و حشمت کا ایک شمہ بھی نہیں دیکھتا۔

(و) آپ کو میری نسبت سخن سازی احتمال ہونا سخت تعجب کی بات ہے۔

(ز) تھوڑی دیر صبر کیجئے کہ ماہتاب نکلا چلا آتا ہے۔

(ح) بھوننے میں چنوں کو سڈول بنا دیتا ہے۔

سوال نمبر6: درج ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

واویلا مچنا، آنکھ لگنا، چکرا جانا، استغفار کرنا، تنبیہ پکڑنا، چمپت ہونا، دھوم ہونا، آنتوں کا قل ھو اللہ پڑھنا۔

جواب:

محاورات	جملے
واویلا مچنا	چوروں کے پیچھے بھاگنے والے واویلا مچاتے پھر رہے تھے۔
آنکھ لگنا	دوا کھا کر مریض کی آنکھ لگ گئی۔
چکرا جانا	اپنے سامنے والد کو دیکھ کر حسیب چکرا کے رہ گیا۔
استغفار کرنا	حادثے کو دیکھ کر سب لوگ استغفار پڑھ رہے تھے۔
تنبیہ پکڑنا	اسلم کو مار پڑتا دیکھ کر باقی طلبہ تنبیہ پکڑ رہے تھے۔
چمپت ہونا	چور چوری کر کے چمپت ہو گئے۔
دھوم ہونا	ہر طرف احسن کے اول آنے کی دھوم مچی ہوئی ہے۔
آنتوں کا قل ھو اللہ پڑھنا	کلیم دو دن سے بھوکا تھا اور اس کی آنتیں قل ھو اللہ پڑھ رہی تھیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

1. **ڈپٹی نذیر احمد دہلوی پیدا ہوئے۔**

(A) ۱۸۶۵ء میں (B) ۱۸۲۴ء میں (C) ۲۸۴۵ء میں (D) ۱۸۳۶ء میں

2. ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے دہلی جا کر داخلہ لیا۔
(A) علی گڑھ کالج (B) دہلی کالج (C) ندوہ کالج (D) مسلم کالج

3. ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کا بچپن سے بننے کا خواب تھا۔
(A) انسپکٹر (B) وکیل (C) منصف (D) ڈپٹی کلکٹر

4. ڈپٹی نذیر احمد دہلوی لوی بہت زیادہ افکار سے متاثر تھے۔
(A) مرزا غالب کے (B) سرسید احمد خان کے (C) مولانا الطاف حسین حالی کے (D) میر تقی میر کے

5. ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے ناول لکھے۔
(A) تنقیدی (B) عوامی (C) جاسوسی (D) اصلاحی

6. شامل کتاب اقتباس "کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے ناول سے ماخوذ ہے۔
(A) توبتہ النصوح (B) بنات النعش (C) رویائے صادقہ (D) مراۃ العروس

7. ناول میں کلیم کی والدہ کا نام ہے۔
(A) اصغری (B) اکبری (C) فہمیدہ (D) فہمین

8. کلیم کے کنڈی کھڑکھڑانے پر دروازے سے نکلیں۔
(A) عورت (B) بوڑھی (C) دولونڈی (D) غلام

9. جمعہ دار کے وارثوں کو خدا رکھے۔
(A) غارت (B) برباد (C) تباہ (D) سلامت

10. مرزا ظاہر دار بیگ بیٹے تھے۔
(A) مرزا بانکے کے (B) مرزا غلام احمد کے (C) جمعدار صاحب کے (D) کوتوال کے

11. مرزا ظاہر دار بیگ اپنے آپ کو بیٹے بتایا کرتے تھے
(A) مرزا بانکے کے (B) مرزا غلام احمد کے (C) جمعدار صاحب کے (D) کوتوال کے

12. مرزا ظاہر دار بیگ کا مکان برابر واقع تھا۔
(A) محل کے (B) چوراہے کے (C) حویلی کے (D) اپلوں کی ٹال کے

13. مرزا کے پاس کلیم نیت سے آئے تھے۔
(A) شب گزارنے (B) قیام کرنے (C) کھانا کھانے (D) کھیلنے کو

14. کلیم کو مرزا نے جس مسجد میں ٹھہرایا وہ ویران اور وحشت ناک تھی۔
(A) مندر کی طرح (B) مسجد ضرار کی طرح (C) بھوت گھر کی طرح (D) جنگل کی طرح

15. مرزا کی بیوی کی طبیعت کئی دن سے تھی۔
(A) بیمار (B) بیزار (C) پریشان (D) علیل

16. مرزا کے مطابق اس کی بیوی کو عارضہ اور روگ لاحق تھا۔
(A) خفقان کا (B) اختلاج قلب کا (C) تپ دق کا (D) A اور B دونوں

17. مرزا کہتا ہے کہ اج اس کی بیوی کی علالت میں ہے۔
(A) گھبراہٹ (B) شدت (C) اشتداد (D) افاقہ

18. کلیم حیرانی سے مرزا سے کہتا ہے کہ تمہارے پاس ایک شب کے لیے بھی جگہ میسر نہیں ایک۔۔۔۔
(A) متنفس کے واسطے (B) انسان کے لیے (C) دوست کے لیے (D) مہمان کے لیے

19. کلیم مرزا کے پاس جمعدار صاحب کی جاہ و حشمت کا ایک بھی نہیں دیکھتا۔
(A) جھلک (B) نظارہ (C) شمہ (D) امارت

20. مرزا ظاہر دار بیگ نے کہا کہ آپ کو میری نسبت احتمال ہونا سخت تعجب کی بات ہے۔
(A) شک کا (B) اندیشے کا (C) سخن سازی کا (D) چغلی کا

21. مرزا کے مطابق جمعدار صاحب نے اس کو کیا تھا۔
(A) متبنیٰ (B) کے پالک (C) منہ بولا بیٹا (D) عاق

22. کلیم نے بستر کے ساتھ تاریکی کی وجہ سے مرزا سے طلب کیا۔
(A) لالٹین (B) شمع (C) چراغ (D) موم بتی

23. مرزا کے مطابق روشنی کو دیکھ کر کثرت سے گرنا شروع ہو جائیں گی۔
(A) چمگادڑ (B) ابابیل (C) مکھی (D) مچھر

24. کلیم نے گھر سے نکلتے ہوئے طیش کی وجہ سے پرواہ نہ کی۔
(A) کپڑوں کی (B) کھانے کی (C) سامان کی (D) پیسوں کی

25. مرزا نے کلیم سے کھانے کا نہ پوچھا۔
(A) قصداً (B) جان بوجھ کر (C) کترا جانا (D) نفرت سے

26. کلیم بیچارے نے کھانے کے بارے میں بن کر خود ہی کہہ دیا۔
(A) بے غیرت (B) خود غرض (C) لالچی (D) بھوکا

27. رات کے اس وقت دکانوں سے کھانا ملے گا۔
(A) تازہ (B) بیکار (C) بدبودار (D) باسی

28. دیو اشتہا کو زیر کرنا کام ہے۔
(A) مردوں کا (B) غریبوں کا (C) ہمت والوں کا (D) محتاجوں کا

29. مرزا گرم گرم خستہ چنے کی دال بنوا لائے۔
(A) بشیر دال والے سے (B) بادامی چنے والے سے (C) چھدامی بھڑ بھونجے سے (D) انعام کٹڑے والے سے

30. مرزا چنے بنوا کر لائے۔

(A) چشم زدن میں (B) دیر کے بعد (C) فوری طور پر (D) اچانک

31. چھدامی بھڑ بھونجا چنوں کو بھوننے میں بنا دیتا ہے۔

(A) باکمال (B) لذیز (C) خستہ (D) سڈول

32. مرزا کے مطابق لوگوں نے مٹی اور خس کا عطر نکال لیا لیکن ان کا ذہن منتقل نہیں ہوا۔

(A) دال کی طرف (B) چنوں کی طرف (C) سبزی کی طرف (D) پھلوں کی طرف

33. مرزا نے گھر جا کر دری اور تکیہ بھیجا۔

(A) کثیف سا (B) میلی (C) فضول سا (D) A اور B

34. کلیم گھر کے الوانِ نعمت کو مار کر نکلا تھا۔

(A) لعنت (B) دھتکار (C) ضیاع (D) لات

35. کلیم مسجد میں اکیلا ایسے بیٹھا تھا جیسے کسی حاکم کا۔

(A) مجرم (B) گناہگار (C) سیاہ کار (D) بدکار

36. کلیم نے رات بھر میں قصیدہ لکھا مسجد کی۔۔

(A) شان میں (B) ہجو میں (C) تعریف میں (D) ادب میں

37. محلے کا کوئی۔۔۔۔۔۔۔ٹوپی جوتی رومال چھڑی تکیہ دری سب کچھ لے کے چمپت ہو گیا۔

(A) عیار (B) مکار (C) سازشی (D) مردود

38. جب کلیم نیند سے بیدار ہوا تو اس کے بدن پر چمگادڑوں کی بیٹ کا تھپا ہوا تھا۔

(A) گندگی (B) غلاظت (C) ضماد (D) کوڑا

39. لڑکا کلیم کی دیکھ کر بھاگا۔

(A) شکل (B) ہیئت کذائی (C) غصہ (D) نفرت

40. کلیم نے جب مرزا کے گھر جا کر اس کو آواز لگائی تو گھر والوں کی طرف سے جواب ملا کہ مرزا بڑے سویرے سے گئے ہوئے ہیں۔

(A) قطب صاحب (B) قطب مینار (C) بستی نظام (D) بلی ماروں

41. تکیے اور دری کا نام سن کر کلیم بہت۔

(A) پریشان ہوا (B) گھبرایا (C) چکرایا (D) اترایا

42. مرزا زبردست بیگ نے کلیم کو صدا لگاتے جا پکڑا۔

(A) رکور کوکی (B) ٹھہر وکی (C) سنوکی (D) چورچور کی

43. کلیم نے مرزا سے اپنے حقوق معرفت ثابت کرنے کی کوشش کی مگر زبردست کا ٹھینگا۔۔۔

(A) سر پر (B) گال پر (C) چہرے پر (D) پیشانی پر

44. کوتوال صاحب نے سلیم سے پوچھا اس کا۔

(A) پتہ (B) حسب نسب (C) حال چال (D) خاندان

45. کوتوال کہتے ہیں کہ کلیم تو ایک آدمی ہے۔

(A) معروف (B) بدنام (C) مشہور (D) اے اور سی

46. کلیم کی دھوم تھی شہر میں۔۔۔

(A) دولت کی (B) خوبصورتی کی (C) جمال کی (D) شاعری کی

47. کوتوال نے کلیم کو رکھنے کا کہا۔۔۔

(A) قید میں (B) حوالات میں (C) جیل میں (D) نظر بندی میں

48. سلیم کوتوال سے کہتا ہے کہ میں وہی بدنصیب ہوں جس کی شعر گوئی کا سنا ہے آپ نے۔۔۔۔

(A) شہرہ (B) چرچا (C) شہرت (D) خبر

49. کوتوال کو یقین دلانے کے لیے کلیم نے کوتوال کو سنائے۔۔۔

(A) اشعار (B) لطائف (C) غزل (D) افکار تازہ

50. کوتوال نے کلیم کے ساتھ سپاہی روانہ کیے۔

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

LAST HOPE

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

A	10	D	9	C	8	C	7	A	6	D	5	B	4	D	3	B	2	D	1
C	20	C	19	A	18	C	17	D	16	D	15	B	14	A	13	D	12	C	11
A	30	C	29	C	28	D	27	A	26	A	25	B	24	B	23	C	22	A	21
A	40	B	39	C	38	A	37	B	36	B	35	D	34	D	33	B	32	D	31
A	50	D	49	A	48	B	47	D	46	D	45	B	44	A	43	D	42	C	41